

کتابِ دانیال - نمبر ایک سو پندرہ

آخری نسل کی پیشگویمانہ خصوصیات کا انکشاف

Jeff Pippenger

2024-03-04

ایک ایسی قوم کی آخری نسل جسے چھوڑا جا رہا ہے، اُن میں کچھ نبوتی خصوصیات کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ پھر وہ آفعیوں کی نسل ہیں، کیونکہ انہوں نے شیطان کی خصلت اپنا لی ہے۔ وہ زانیوں کی نسل ہیں، کیونکہ انہوں نے خدا کے دشمنوں کے ساتھ ناپاک تعلقات قائم کر لیے ہیں۔ وہ اس مقام تک پہنچ گئے ہیں کہ دیکھتے ہیں مگر سمجھ نہیں سکتے، سنتے ہیں مگر ادراک نہیں کر سکتے، کیونکہ وہ تبدیل نہیں ہوئے؛ اس حالت کو اُن کے دلوں کے موٹے ہو جانے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ موسیٰ نے سب سے پہلے اسی امر پر کلام کیا تھا۔

اور موسیٰ نے تمام اسرائیل کو بلا کر اُن سے کہا، تم نے وہ سب کچھ دیکھا جو خداوند نے مصر کے ملک میں تمہاری آنکھوں کے سامنے فرعون پر، اُس کے سب خادموں پر، اور اُس کے سارے ملک پر کیا؛ وہ بڑی آزمائشیں جنہیں تمہاری آنکھوں نے دیکھا، نشانیاں، اور وہ بڑے معجزات۔ تو بھی آج کے دن تک خداوند نے تمہیں سمجھنے کا دل، دیکھنے والی آنکھیں، اور سننے والے کان نہیں دیے۔ استثنا 4-29:2

دیکھنے اور سننے کے لاوڈیکی مظہر کے پہلے ذکر میں، وہ بات جسے خدا کے لوگ دیکھ نہیں پاتے، اُن کی بنیادی تاریخ کی نشانیاں اور عجائبات ہیں۔ یرمیاہ اس مظہر کو آخری ایام میں "نادان کنواریوں" کی ایک خصوصیت کے طور پر شناخت کرتا ہے، اور اسے نادان کنواریوں کے تین فرشتوں کے پیغامات کو قبول کرنے سے انکار کی نمائندگی کے طور پر بھی پیش کرتا ہے، جو پہلے فرشتے کے اس اعلان سے شروع ہوتے ہیں کہ خالق خدا سے ڈرا جائے۔ اسی بغاوت کے سبب وہ آخری بارش نہیں پاتے۔

یعقوب کے گھر میں اس بات کی منادی کرو، اور یہوداہ میں اسے منادی کرو، کہو: اے نادان اورے فہم قوم، یہ سنو؛ جن کی آنکھیں ہیں مگر دیکھتے نہیں؛ جن کے کان ہیں مگر سنتے نہیں۔ کیا تم مجھ سے نہیں ڈرتے؟ خداوند فرماتا ہے؛ کیا تم میری حضوری سے نہیں لرزتے، جس نے سمندر کی سرحد کے لیے ریت کو ہمیشہ کے فرمان سے مقرر کیا کہ وہ اسے عبور نہ کر سکے؟ اگرچہ اس کی موجیں اچھلتی رہتی ہیں، تو بھی وہ غالب نہیں آسکتیں؛ اگرچہ وہ گرجتی ہیں، تو بھی وہ اسے عبور نہیں کر سکتیں۔ لیکن اس قوم کا دل سرکش اور باغی ہے؛ وہ برگشتہ ہو گئے اور چلے گئے ہیں۔ اور وہ اپنے دل میں یہ نہیں کہتے کہ اُو ہم اپنے خداوند خدا سے ڈریں، جو اپنے وقت پر مینہ دیتا ہے، ابتدائی بھی اور پچھلا بھی؛ جو ہمارے لیے فصل کے مقررہ ہفتوں کو محفوظ رکھتا ہے۔ تمہاری بدکاریاں ان چیزوں کو تم سے دور کر دی ہیں، اور تمہارے گناہوں نے اچھی چیزوں کو تم سے روک رکھا ہے۔ یرمیاہ ۲۰:۵-۲۵

حزقی ایل اُن لوگوں کی نشاندہی کرتا ہے جو دیکھتے ہیں مگر سمجھتے نہیں کہ وہ ایک باغی گھرانہ ہیں۔ وہ ایک باغی گھرانہ ہیں جو اپنی بنیادوں کی تاریخ کو دیکھنا نہیں چاہتے، جو نادان کنواریاں اور غیر تبدیل شدہ ہیں، کیونکہ وہ پہلے فرشتے کے پیغام کو رد کرتے ہیں—اور یہ دراصل سب کو رد کرنے کے مترادف ہے—کیونکہ اگر تم پہلے فرشتے کے پیغام کو قبول نہیں کرتے تو نہ دوسرے کو قبول کر سکتے ہو اور نہ تیسرے کو۔ اس حالت میں پچھلی بارش کے وقت ان کنواریوں سے پچھلی بارش روک لی جاتی ہے۔ جب یسوع نے اپنی گفتگو میں اس خصوصیت کو بیان کر دیا، تو اُس کے بعد اُس نے بیچ بونے والے کی تمثیل پیش کی۔

لیکن مبارک ہیں تمہاری آنکھیں کہ وہ دیکھتی ہیں، اور تمہارے کان کہ وہ سنتے ہیں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بہت سے نبیوں اور راستبازوں نے چاہا کہ وہ چیزیں دیکھیں جو تم دیکھتے ہو، مگر انہیں نہ دیکھ سکیں؛ اور وہ باتیں سنیں جو تم سنتے ہو، مگر انہیں نہ سن سکیں۔ پس یوں والے کی تمثیل سنو۔ جب کوئی بادشاہی کا کلام سنتا ہے اور اسے نہیں سمجھتا، تو شریب آتا ہے اور جو اس کے دل میں بویا گیا تھا اسے چھین لے جاتا ہے۔ یہی وہ ہے جس میں بیج راہ کے کنارے بویا گیا تھا۔ اور جس میں بیج پتھریلی زمین پر بویا گیا، وہ وہی ہے جو کلام سنتا ہے اور فوراً خوشی سے قبول کرتا ہے؛ مگر اس میں جڑ نہیں ہوتی، اس لیے تھوڑی دیر ہی تک رہتا ہے؛ پھر جب کلام کے سبب مصیبت یا ایذا رسانی اٹھتی ہے تو فوراً ٹھوکر کھاتا ہے۔ اور جس میں بیج کانٹوں کے درمیان بویا گیا، وہ وہی ہے جو کلام سنتا ہے، مگر دنیا کی فکریں اور دولت کا فریب کلام کو دبا دیتے ہیں اور وہ بے پھل ہو جاتا ہے۔ لیکن جس میں بیج اچھی زمین میں بویا گیا، وہ وہی ہے جو کلام سنتا ہے اور سمجھتا ہے؛ اور پھل لاتا ہے۔ کوئی سو گنا، کوئی ساٹھ، کوئی تیس۔ اس نے ان کے سامنے ایک اور تمثیل رکھی کہ آسمان کی بادشاہی اس آدمی کی مانند ہے جس نے اپنے کھیت میں اچھا بیج بویا۔ مگر جب لوگ سو رہے تھے تو اس کا دشمن آیا اور گندم کے بیج میں کھرپتوار بو کر چلا گیا۔ پھر جب پودا اگا اور بالیاں نکل آئیں تو کھرپتوار بھی ظاہر ہوئی۔ پس گھر کے مالک کے نوکر اس کے پاس آئے اور کہا، مالک! کیا تو نے اپنے کھیت میں اچھا بیج نہیں بویا تھا؟ پھر اس میں کھرپتوار کہاں سے آگئی؟ اس نے ان سے کہا، یہ دشمن نے کیا ہے۔ نوکروں نے اس سے کہا، کیا تو چاہتا ہے کہ ہم جا کر انہیں چن لائیں؟ اس نے کہا، نہیں؛ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کھرپتوار چنتے چنتے گندم بھی اس کے ساتھ اکھاڑ دو۔ کٹائی تک دونوں کو اکٹھے بڑھنے دو؛ اور کٹائی کے وقت میں کٹائے والوں سے کہوں گا کہ پہلے کھرپتوار کو جمع کرو اور اسے گٹھڑیوں میں باندھ کر جلانے کے لیے رکھ دو، لیکن گندم کو میرے گودام میں جمع کرو۔ متی 13:30۔

نادان کھرپتوار ہیں، اور دانا گندم ہیں۔ دس کنواریوں کی تمثیل میں تیل کا ہونا ہی دونوں طبقوں کے درمیان امتیاز کو ظاہر کرتا ہے، اور گندم اور کھرپتوار کے معاملے میں یہ امتیاز اس بات پر مبنی ہے کہ آیا بیج—جو کلام ہے—سمجھا جاتا ہے یا نہیں۔ ایک ایسے طبقے کا، جو نہ دیکھے گا اور اس لیے سمجھ بھی نہ پائے گا، پہلا ذکر موسیٰ کرتا ہے، اور وہ اس پیغام کو، جسے سمجھنا ہے، بنیادی تاریخ کی نشانیوں اور عجائبات کے طور پر پیش کرتا ہے۔ باغی گھرانے کی نابینائی کے عناصر کے بارے میں ایلن وانٹ کا آخری نبوی حوالہ یہ واضح کرتا ہے کہ جن آنکھوں کو یہ کہہ کر مبارک ٹھہرایا گیا کہ انہوں نے وہ دیکھا جسے تمام راستباز دیکھنا چاہتے تھے، ان سے مراد ملرائٹ تحریک کی تاریخ کو دیکھنا تھا۔

"1840-1844 کے دوران دیے گئے تمام پیغامات کو اب پوری قوت کے ساتھ پیش کیا جانا چاہیے، کیونکہ بہت سے لوگ اپنی سمت کھو چکے ہیں۔ یہ پیغامات تمام کلیسیاؤں تک پہنچنے چاہییں۔"

مسیح نے کہا، 'مبارک ہیں تمہاری آنکھیں کہ وہ دیکھتی ہیں؛ اور تمہارے کان کہ وہ سنتے ہیں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بہت سے نبیوں اور راستبازوں نے ان چیزوں کو دیکھنے کی خواہش کی جنہیں تم دیکھتے ہو، لیکن انہیں نہ دیکھا؛ اور ان چیزوں کو سننے کی خواہش کی جنہیں تم سنتے ہو، لیکن انہیں نہ سنا' [متی 13:16، 17]۔ مبارک ہیں وہ آنکھیں جنہوں نے 1843 اور 1844 میں جو چیزیں دیکھی گئیں، انہیں دیکھا۔ Manuscript Releases, volume 21, 436, 437.

یسوع ہمیشہ انجام کو ابتدا سے سمجھاتے ہیں، اور پہلا حوالہ ان لوگوں کی طرف ہے جن کی آنکھیں ہیں مگر وہ نہ دیکھتے ہیں نہ سمجھتے ہیں، اور آخری حوالہ یہ بتاتا ہے کہ باغی گھرانے کی بنیادی تاریخ وہی چیز ہے جو نظر نہیں آتی، اس لیے اسے رد کر دیا جاتا ہے، اور اس طرح نادانوں کو آخری بارش کو پہچاننے سے روکتا ہے۔ 1840 تا 1844 کی تاریخ کی تمثیل قدیم اسرائیل کی مصری غلامی سے نجات سے تھی۔ ابتدائی آزمائش میں ناکامی نے قدیم اسرائیل کو قادیس تک پہنچا دیا، جہاں انہوں نے دس جاسوسوں کی جھوٹی رپورٹ قبول کی اور ایک نیا سردار منتخب کیا تاکہ وہ انہیں واپس مصر لے جائے۔ چالیس سال بعد انہیں دوبارہ قادیس لایا گیا، اور موسیٰ دوسری بار چٹان پر ضرب لگا کر ناکام ہو گئے۔

اگرچہ موسیٰ ناکام ہو گئے، پھر بھی یسوع آگے بڑھا اور انہیں سرزمین موعود میں داخل کرنے کی قیادت سنبھالی۔ قادش میں آخری آزمائش کے ساتھ ایک سنگین بغاوت وابستہ تھی، کیونکہ یسوع ہمیشہ آغاز کے ذریعے انجام کو واضح کرتا ہے، اور چالیس برس کے آغاز میں قادش میں دس جاسوسوں کی بغاوت اور چالیس برس کے اختتام پر بھی قادش میں ایک عظیم بغاوت کی مثال پیش کرتی ہیں۔ تاہم قادش میں موسیٰ کی بغاوت کے باوجود، سرزمین موعود میں داخل ہونے کی رویا اب مزید تاخیر کا شکار نہ رہی۔

1863 کی بغاوت میں—جو 1888 کی بڑھی ہوئی بغاوت تک لے گئی، جو 1919 کی مزید بڑھی ہوئی بغاوت تک لے گئی، جو بالآخر 1957 کی بغاوت پر منتج ہوئی—یسوع نے لاودکیائی ایڈونٹسٹ تحریک کو واپس قادش لے آیا۔ وہ انہیں اس تاریخ کی طرف واپس لایا جہاں تیسرا فرشتہ آیا اور ایک آزمائشی عمل شروع کیا جس نے آخر کار 1863 کی بغاوت اور لاودکیہ کے بیابان میں سرگردانی کی جلاوطنی کو ظاہر کیا۔ تیسرا فرشتہ 11 ستمبر 2001 کو لاودکیائی ایڈونٹسٹ تحریک کی اختتامی تاریخ میں داخل ہوا، جب مکاشفہ اٹھارہ کا زور آور فرشتہ، جو کہ تیسرا فرشتہ ہی ہے، نازل ہوا۔ پھر اُس نے اعلان کیا کہ بابل گر چکا ہے، جیسا کہ نمرود کے مینار کو گرا دیے جانے کی مثال سے دکھایا گیا، جب نیو یارک شہر کے ٹاورز گرائے گئے۔

تیسرے فرشتے کے پیغام کو سمجھا نہیں جائے گا، وہ روشنی جو اپنے جلال سے زمین کو منور کرے گی، اسے جھوٹی روشنی قرار دیا جائے گا، ان لوگوں کی طرف سے جو اس کے بڑھتے ہوئے جلال میں چلنے سے انکار کرتے ہیں۔ ریویو اینڈ پیرالڈ، 27 مئی، 1890۔

جیسے قدیم اسرائیل کے ساتھ تھا، ویسے ہی جدید اسرائیل کے ساتھ بھی ہے۔ جو نسل 11 ستمبر 2001 کی گواہ ہے، وہ آخری نسل ہے۔ یسوع نے لوقا باب اکیس میں کہا کہ "یہ نسل"، اور اُس نے اس نسل کی نشاندہی ان لوگوں کے طور پر کی جو اُس وقت زندہ ہوں گے جب آسمان اور زمین ٹل جائیں گے، جو مسیح کی دوسری آمد پر ہوگا۔ وہ نسل جو مسیح کی واپسی کی گواہ بن کر زندہ ہوگی، ایک ایسی نشانی کو پہچان چکی ہوگی جو اُن کے لیے ثابت کرتی ہے کہ وہ آخری نسل ہیں۔ وہ جانیں گے اور سمجھیں گے کہ وہ وہی لوگ ہیں جو اُس وقت زندہ ہیں جب "ہر رویا کا اثر" اب "مزید مؤخر نہیں کیا جاتا"۔

جب یسوع شاگردوں کے ساتھ بیکل سے نکل رہے تھے تو انہوں نے اُن سے درخواست کی کہ وہ یہ سمجھائیں کہ بیکل کی تباہی کی اپنی بیان کردہ تفصیل سے اُن کی کیا مراد تھی۔ یہ گفتگو اُس مکالمے کی نمائندہ تھی جو آخری نسل میں اُس کے شاگرد کریں گے۔ شاگرد یہ سمجھنا چاہتے تھے کہ اُن کا مطلب کیا ہے جب کہ انہوں نے بار بار یہ تعلیم دی ہے کہ لاودکیہ کی ایڈونٹسٹ کلیسیا عنقریب آنے والے اتوار کے قانون کے وقت بہا دی جائے گی، کیونکہ اس کے اندر کے عبادت گزار اُس کے منہ سے اُگل دیے جاتے ہیں اور اب وہ اُس کی طرف سے بولنے والے نہیں رہتے۔

شاگردوں کو جواب دیتے ہوئے یسوع نے یروشلم کی تباہی اور اس کے بعد کی تاریخ کو، حتیٰ کہ دنیا کے خاتمے تک، بیان کیا۔ انیسویں آیت تک تاریخی جائزہ پیش کرنے کے بعد، وہ پھر یروشلم کی تباہی پر بات کرتے ہیں، ایسی تباہی جو صلیب پر ہی ہو سکتی تھی، مگر خدا کی رحمت اور بردباری کے باعث تقریباً چالیس برس تک مؤخر کر دی گئی۔ چالیس برس کے اختتام پر ایک باقی ماندہ گروہ ایسا ہوگا جو اس تباہی سے بچ نکلے گا، مگر صرف اسی صورت میں کہ وہ اس نشان کو پہچانیں جو اس نے تب دیا۔

قدیم اسرائیل کے آغاز میں ایک چالیس سالہ مدت تھی، جو دس جاسوسوں کی بغاوت پر ہونے والے فیصلے سے شروع ہوئی، جسے موسیٰ کی شفاعت کے باعث چالیس سال کے لیے مؤخر کر دیا گیا۔ قدیم اسرائیل کے اختتام پر بھی صلیب کی بغاوت پر ایک فیصلہ تھا، جسے مسیح کی بردباری اور رحمت کی شفاعت کے باعث چالیس سال کے لیے مؤخر کیا گیا۔ دونوں تاریخوں میں ایک بقیہ تھا جو محفوظ رہا۔

یسوع ہمیشہ کسی چیز کے انجام کو اس کے آغاز کے ذریعے واضح کرتے ہیں۔

یسوع نے یروشلم کی تباہی سے وابستہ نشان کا ذکر کیا اور اسے "انتقام کے دن" قرار دیا۔

اور جب تم یروشلم کو لشکروں سے گھرا ہوا دیکھو، تو جان لو کہ اس کی ویرانی نزدیک ہے۔ پھر جو یہودیہ میں ہوں وہ پہاڑوں کی طرف بھاگ جائیں، اور جو شہر میں ہوں وہ اس سے نکل جائیں، اور جو دیہات میں ہوں وہ اُس میں داخل نہ ہوں۔ کیونکہ یہ انتقام لینے کے دن ہیں تاکہ وہ سب کچھ جو لکھا ہوا ہے پورا ہو۔ لوقا 21:20-22۔

"انتقام کا دن" سے مراد آخری سات بلائیں ہیں، اور اسی وجہ سے سسٹر وائٹ یروشلم کی تباہی کو آخری دنوں میں خدا کی تنفیذی عدالت کے ساتھ جوڑتی ہیں۔

نزدیک آؤ، اے قومو، سنو؛ اور اے لوگو، کان لگاؤ؛ زمین اور جو کچھ اس میں ہے سینے؛ جہان اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے۔ کیونکہ خداوند کا غضب سب قوموں پر ہے، اور اس کا قہر اُن کی سب فوجوں پر؛ اُس نے انہیں بالکل ہلاک کر دیا ہے، انہیں قتل کے لیے سپرد کر دیا ہے۔ اُن کے مقتول بھی باہر پھینک دیے جائیں گے، اور اُن کی لاشوں سے بدبو اٹھے گی، اور پہاڑ اُن کے خون سے پگھل جائیں گے۔ اور آسمان کے سارے لشکر تحلیل ہو جائیں گے، اور آسمان ایک طومار کی مانند لپیٹ دیے جائیں گے؛ اور اُن کے سب لشکر گر پڑیں گے، جیسے تاک کا پتہ جھڑتا ہے اور جیسے انجیر کے درخت سے گرتی ہوئی انجیر۔ کیونکہ میری تلوار آسمان میں سیراب ہو چکی ہے؛ دیکھو، وہ ادوم پر اور اُن لوگوں پر جن پر میری لعنت ہے، عدالت کے لیے نازل ہوگی۔ خداوند کی تلوار خون سے بھری ہوئی ہے، وہ چربی سے فرہ کی گئی ہے، بروں اور بکریوں کے خون سے، اور مینڈھوں کے گردوں کی چربی سے؛ کیونکہ خداوند کے پاس بصرہ میں قربانی ہے اور ادوم کے ملک میں بڑا قتل عام۔ اور یک سنگ اُن کے ساتھ نیچے آئیں گے، اور بجھڑے بیلوں کے ساتھ؛ اور اُن کی زمین خون سے شرابور ہو جائے گی، اور اُن کی خاک چربی سے فرہ کی جائے گی۔ کیونکہ یہ خداوند کے انتقام کا دن، اور صیون کے مقدمہ کا بدلہ لینے کا سال ہے۔ اشعیا 1:34-8۔

عیسیٰ نے ناصرت میں اپنا پہلا عوامی خطاب کیا اور خود کو مسیحا قرار دیا۔ وہ خطاب نبوتی طور پر قاعدہ اولین ذکر کے تابع تھا۔ انہوں نے جو عبارت منتخب کر کے تلاوت کی، اس سے معلوم ہوا کہ ان کے کام میں "خداوند کے انتقام کے دن" کا اعلان بھی شامل ہے، جو یسعیاہ کے مطابق "صیون کے جھگڑے کے بدلے کا سال" بھی ہے۔

ناصرت ہی میں مسیح نے اپنی علانیہ خدمت کا آغاز کیا اور اپنے آپ کو مسیحا قرار دیا۔ تب وہ لوگ جنہوں نے اُن کی باتیں سنیں مگر سمجھ نہ سکے، انہیں پہاڑ سے گرا کر قتل کرنے کی کوشش کرنے لگے۔ اُن کی خدمت کا آغاز اُن کے وطن کے لوگوں کی انہیں قتل کرنے کی کوشش کے ساتھ ہوا، اور خدمت کے اختتام پر انہی لوگوں نے انہیں قتل کر دیا۔ اُن کی خدمت کا مقصد اپنے آپ کو مسیحا کے طور پر ظاہر کرنا تھا، اور وہ اُس وقت مسیحا بنے جب بیتسمہ کے وقت اُن پر مسح ہوا۔ بیتسمہ کے وقت ایک الہی علامت نازل ہوئی تاکہ اُنے والے مسیحا کی پیشگوئی کی تکمیل کی تصدیق کرے۔ 11 اگست، 1840ء کو ایک الہی علامت نازل ہوئی تاکہ اُس تاریخی سلسلے کے آزمائشی پیغام کی پیشگوئی کی تصدیق کرے۔ اور 11 ستمبر، 2001ء کو ایک الہی علامت نازل ہوئی تاکہ اُس تاریخی سلسلے کے پیشگوئی کیے گئے پیغام کی تصدیق کرے، جو آخری بارش کا پیغام ہے۔

سامریوں کے ساتھ دو دن تک محنت کرنے کے بعد، یسوع انہیں چھوڑ کر جلیل کی طرف اپنے سفر پر روانہ ہوا۔ ناصرت میں، جہاں اس نے اپنی جوانی اور اوائل شباب گزارے تھے، وہ نہیں ٹھہرا۔ وہاں کے کنیسہ میں جب اس نے اپنے آپ کو مسیحا قرار دیا تو اس کا استقبال اس قدر ناموافق تھا کہ اس نے زیادہ بار آور میدان تلاش کرنے کا ارادہ کیا، تاکہ وہ ایسے کانوں تک تبلیغ کرے جو سنیں اور ایسے دلوں تک پہنچے جو اس کا پیغام قبول کریں۔ اس نے اپنے شاگردوں سے فرمایا کہ نبی اپنے ہی

وطن میں عزت نہیں پاتا۔ یہ قول اس فطری ہچکچاہٹ کو واضح کرتا ہے جو بہت سے لوگوں میں پائی جاتی ہے کہ وہ اس شخص میں کسی نہایت قابل تعریف اور حیرت انگیز نشوونما کو تسلیم کرنے میں ہچکچاتے ہیں، جو ان کے درمیان بغیر کسی نمود و نمائش کے رہا ہو اور جسے وہ بچپن سے قریب سے جانتے ہوں۔ اسی وقت، یہی لوگ کسی اجنبی اور مہم جو کے دعووں پر حد سے زیادہ پرجوش بھی ہو سکتے ہیں۔ روح نبوت، جلد 2، صفحہ 151۔

انجیل لوقا کے باب اکیس میں، مسیح ایک لاکھ چوالیس ہزار کی شناخت کرتا ہے، وہ آخری نسل جو نہیں مرے گی۔ وہ یہ اس طرح کرتا ہے کہ اس تاریخ کو پیش کرتا ہے جو اس کے اس آخری دورے سے شروع ہوئی تھی جب وہ اس گھر میں گیا تھا جو پہلے اس کے باپ کا گھر تھا مگر بعد میں یہودیوں کا گھر بن چکا تھا۔ اس تاریخی بیان میں جو یسوع نے پیش کرنا شروع کیا، وہ اس مرحلے تک پہنچا جہاں یروشلم، اور وہ ہیکل جس کے بارے میں شاگرد جاننا چاہتے تھے، تباہ ہونے والی تھی (70 عیسوی)۔ اس نے اس تباہی کو "انتقام کے دن" قرار دیا، جو اس کی خدمت کے افتتاحی اعلان کا حصہ تھا۔ "انتقام کے دن" نہ صرف سن 70 میں یروشلم کی تباہی کی نمائندگی کرتے تھے بلکہ خدا کے غضب کے اس زمانے کی بھی جو آخری سات آفتوں میں ظاہر کیا گیا تھا۔

کیونکہ یہ خداوند خدا رب الافواج کا دن ہے، انتقام کا دن، تاکہ وہ اپنے مخالفوں سے اپنا بدلہ لے؛ اور تلوار کھائے گی، اور ان کے خون سے سیر ہو کر مست ہو جائے گی؛ کیونکہ خداوند خدا رب الافواج کی شمالی ملک میں دریائے فرات کے کنارے ایک قربانی ہے۔ یرمیاہ 46:10۔

بابل پر "انتقام کا دن"، جس کی نمائندگی "دریائے فرات کے کنارے شمالی ملک میں قربانی" سے کی گئی ہے، عن قریب نافذ ہونے والے اتوار کے قانون کے وقت شروع ہوتا ہے۔

خداوند کے غضب کے باعث وہ آباد نہ رہے گا بلکہ سراسر ویران ہوگا؛ جو کوئی بابل کے پاس سے گزرے گا حیران ہوگا اور اس کی سب آفات پر سسکارے گا۔ بابل کے خلاف چاروں طرف صف آرا ہو جاؤ؛ اے سب کمان کھینچنے والو، اس پر تیر برسائو، ایک بھی تیر نہ بچاؤ، کیونکہ اس نے خداوند کے خلاف گناہ کیا ہے۔ اس کے گرداگرد للکارو؛ وہ سپرد ہو گئی ہے؛ اس کی بنیادیں گر چکی ہیں، اس کی دیواریں ڈھا دی گئی ہیں؛ کیونکہ یہ خداوند کا انتقام ہے؛ اس سے بدلہ لو؛ جیسا اس نے کیا ہے ویسا ہی تم اس کے ساتھ کرو۔ بابل سے بیچ بونے والے کو اور کٹائی کے وقت درانتی چلانے والے کو کاٹ ڈالو؛ کیونکہ ظالم تلوار کے خوف سے ہر ایک اپنے اپنے لوگوں کی طرف پھرے گا اور ہر ایک اپنے ملک کو بھاگ جائے گا۔ اسرائیل پراگندہ بھیڑے؛ شیروں نے اسے ہانک دیا ہے؛ سب سے پہلے اشور کے بادشاہ نے اسے نکل لیا، اور آخر کار اس بابل کے بادشاہ نبوکد نصر نے اس کی ہڈیاں توڑ دی ہیں۔ اس لیے رب الافواج، اسرائیل کے خدا، یوں فرماتا ہے: دیکھو، میں بابل کے بادشاہ اور اس کے ملک کو سزا دوں گا جیسے میں نے اشور کے بادشاہ کو دی۔ اور میں اسرائیل کو پھر اس کے مسکن میں لے آؤں گا، اور وہ کرم اور باشان پر چرائے گا، اور اس کی جان کوہ افرائیم اور جلعاد پر سیر ہوگی۔ ان دنوں اور اسی وقت، خداوند فرماتا ہے، اسرائیل کی بدکاری ڈھونڈی جائے گی تو کچھ نہ ملے گا؛ اور یہوداہ کے گناہ، مگر وہ نہ پائے جائیں گے؛ کیونکہ جنہیں میں محفوظ رکھوں گا انہیں میں معاف کر دوں گا۔ مرتھائیم کے ملک پر چڑھ آ، اسی پر، اور یقود کے باشندوں پر بھی؛ برباد کر اور ان کو سراسر نیست و نابود کر، خداوند فرماتا ہے، اور جو کچھ میں نے تجھے حکم دیا ہے اس کے مطابق کر۔ ملک میں جنگ کی آواز ہے اور بڑی تباہی کی صدا۔ ساری زمین کا ہتھوڑا کیوں کر ٹکڑے ٹکڑے اور ٹوٹ گیا! بابل قوموں کے درمیان کیسے ویرانی بن گیا! میں نے تیرے لیے پھندا بچھایا ہے، اور تو بھی، اے بابل، پکڑی گئی اور تجھے خبر بھی نہ ہوئی؛ تو پائی گئی اور گرفتار بھی ہوئی کیونکہ تو نے خداوند کے خلاف مقابلہ کیا ہے۔ خداوند نے اپنا اسلحہ خانہ کھول دیا ہے اور اپنے غضب کے ہتھیار نکالے ہیں؛ کیونکہ یہ رب الافواج خداوند کا کام ہے کلدانیوں کے ملک میں۔ اس پر اقصائے سرحد سے چڑھ آؤ، اس کے گودام کھولو؛ اسے ڈھیروں کی طرح ڈھیر کر دو اور اسے بالکل نیست و نابود کر دو؛ اس میں سے کچھ بھی باقی نہ رہے دو۔ اس کے سب سانڈوں کو مار ڈالو؛ انہیں ذبح کے لیے نیچے اترنے

دو؛ افسوس ان پر! کیونکہ ان کا دن آپہنچا، ان کی بازرسی کا وقت۔ بابل کے ملک سے بھاگنے اور بچ نکلنے والوں کی آواز، تاکہ صیون میں ہمارے خداوند کے انتقام، اس کے بیکل کے انتقام کی خبر دیں۔ بابل کے خلاف تیراندازوں کو اکٹھا کرو؛ اے سب کمان کھینچنے والو، اس کے گرداگرد پڑاؤ ڈالو؛ اس میں سے کوئی بچ نہ نکلے؛ اس کے کام کے مطابق اسے بدلہ دو؛ جیسا اس نے کیا ہے ویسا ہی اس کے ساتھ کرو؛ کیونکہ اس نے خداوند کے خلاف، اسرائیل کے قدوس کے خلاف تکبر کیا ہے۔ یرمیاہ 29-50:13۔

سن 70 عیسوی میں یروشلم کی تباہی بابل کی فاحشہ پر ہونے والے تنفیذی فیصلے کی نمائندگی کرتی ہے، جو امریکہ میں عنقریب آنے والے اتوار کے قانون سے شروع ہوتا ہے۔ یسوع جانتے تھے کہ وہ سن 70 عیسوی کو عنقریب آنے والے اتوار کے قانون کے طور پر قرار دے رہے تھے، کیونکہ وہ اپنے کلام کے مصنف ہیں، اور وہی کلام ہیں۔ یہ سمجھنا اہم ہے کہ لوقا باب اکیس میں یسوع جو نبوت پیش کرتے ہیں اس کا سیاق و سباق کیا ہے، تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ وہ کون سی نشانی ہے جو ظاہر کرتی ہے کہ آخری نسل آپہنچی ہے۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

آمد مسیح اس زمین کی تاریخ کے سب سے تاریک دور میں واقع ہوگی۔ نوح اور لوط کے دن ابن آدم کی آمد سے عین پہلے دنیا کی حالت کی تصویر پیش کرتے ہیں۔ کلام مقدس، اس زمانے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، اعلان کرتا ہے کہ شیطان پوری قدرت کے ساتھ اور 'ناراستی کی طرح کی فریبندگی کے ساتھ' کام کرے گا۔ ۲ تسالونیکیوں ۲:۹، ۱۰۔ اس کا کام آخری دنوں کی تیزی سے بڑھتی ہوئی تاریکی اور بے شمار غلطیوں، بدعتوں اور فریبوں سے صاف ظاہر ہے۔ شیطان نہ صرف دنیا کو اسیر بنا رہا ہے بلکہ اس کے فریب ہمارے خداوند یسوع مسیح کی کہلانے والی کلیسیاؤں میں خمیر کی طرح سرایت کر رہے ہیں۔ وہ عظیم ارتداد بڑھ کر آدھی رات جیسی گہری تاریکی میں تبدیل ہو جائے گا۔ خدا کے لوگوں کے لیے وہ آزمائش کی رات، گریہ و زاری کی رات، اور سچائی کی خاطر ظلم و ستم کی رات ہوگی۔ مگر اسی تاریکی کی رات میں سے خدا کا نور چمکے گا۔

وہ 'تاریکی میں سے نور کو چمکا دیتا ہے'۔ ۲-کرتھیوں ۴:۶۔ جب 'زمین بے صورت اور ویران تھی؛ اور گہراؤ کے چہرے پر تاریکی تھی،' تو خدا کا روح پانیوں کی سطح پر حرکت کرتا تھا۔ اور خدا نے کہا، روشنی ہو؛ اور روشنی ہو گئی۔ پیدائش ۱:۳، یوں روحانی تاریکی کی رات میں خدا کا کلام صادر ہوتا ہے، 'روشنی ہو'۔ اپنی قوم سے وہ کہتا ہے، 'اٹھ، چمک؛ کیونکہ تیرا نور آ گیا ہے، اور خداوند کا جلال تجھ پر طلوع ہوا ہے'۔ یسعیاہ ۶۰:۱۔

'دیکھو،' کلام مقدس فرماتا ہے، 'اندھیرا زمین کو ڈھانپ لے گا، اور لوگوں پر گھور اندھیرا؛ لیکن خداوند تجھ پر طلوع ہوگا، اور اُس کا جلال تجھ پر ظاہر ہوگا'۔ آیت 2۔ مسیح، باپ کے جلال کی تجلی، دنیا کے لیے نور بن کر آئے۔ وہ انسانوں کے سامنے خدا کو ظاہر کرنے آئے، اور اُن کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ 'روح القدس اور قدرت' سے مسموح کیے گئے تھے، اور 'نیکی کرتے پھرتے تھے'۔ اعمال 10:38۔ ناصرت کے عبادت خانے میں اُنہوں نے کہا، 'خداوند کی روح مجھ پر ہے، کیونکہ اُس نے مجھے مسح کیا ہے کہ میں غریبوں کو خوشخبری سناؤں؛ اُس نے مجھے بھیجا ہے کہ شکستہ دلوں کو شفا دوں، اسپیروں کے لیے رہائی کی منادی کروں، اور اندھوں کی بینائی بحال کروں، کچلے ہوئے لوگوں کو آزاد کر دوں، اور خداوند کے مقبول سال کی منادی کروں'۔ لوقا 4:18، 19۔ یہی وہ کام تھا جو اُس نے اپنے شاگردوں کے سپرد کیا۔ 'تم دنیا کے نور ہو،' اُس نے کہا۔ 'اسی طرح تمہارا نور لوگوں کے سامنے چمکے، تاکہ وہ تمہارے نیک اعمال دیکھ کر تمہارے باپ جو آسمان پر ہے اُس کی تمجید کریں۔' متی 5:14، 16۔ انبیا اور بادشاہ، 217، 218۔